BAIDARIE

AMPLIFY CHANGE

صنفی بنیادوں پہ مساوات ، با اختیاری
اور انصاف کی فراہمی کا پروگرام

Programme for the Promotion of Gender Equity, Empowerment & Justice

BAIDARIE

AMPLIFY CHANGE

بنیادی انسانی حقوق

بنیادی انسانی حقوق سے مراد وہ لازمی طور پر درکار سہولتیں ہیں جو انسان کو اپنی زندگی با عزت طور پر گزارنے کے لئے چاہیے ہوتی ہیں اور جن کو ریاست کا قانون یا معاشرہ تحفظ دیتا ہے اور ان حقوق کے جزوی یا کلی طور پر غصب کرنے پہ قانون اور معاشرہ سزا دیتا ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے، ناانصافی ختم کرنے کے لئے، شہریوں کی ترقی کے لئے جہاں کہیں بھی حکومت بنائی جاتی ہے وہاں سب سے زیادہ اہمیت بنیادی انسانی حقوق کو دی جاتی ہے۔ پاکستان کا 1973 کا آئین بھی بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ بنیادی حقوق کی تفصیل آئین پاکستان کے آرٹیکل 8 سے 28 تک میں درج ہیں۔ آئین کے آرٹیکل 8 میں درج ہے کہ مملکت کوئی ایسا قانون نہیں بنائے گی جو آئین میں درج کردہ شہریوں کے بنیادی حقوق کے خلاف ہو اور بنیادی حقوق کے خلاف ہر قانون کو کالعدم تصور کیا جائے گا۔ آئین کے اس حصے سے نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے بلکہ یہ حصہ ریاست کو انسانی حقوق کے تحفظ کا پابند بھی کرتا ہے اور ریاست کی سمت کو بھی واضح کرتا ہے۔

حقوق کی دو اقسام ہیں

1 اخلاقی حقوق

2 قانونی حقوق

یہ ایسے حقوق ہیں جن کے تحفظ کی ضمانت جو ملک کا قانون دیتا ہے اور اگر کوئی شخص یہ حق چھینے یا چھیننے کی کوشش کرے تو ملکی قانون جرم کی نوعیت اور شدت کے حوالے سے قانون شکنی کرنے والے کو سزا دیتا ہے۔

1 اخلاقی حقوق

ایسے حقوق ہیں جن کی بنیاد اخلاقی رسم و رواج اور معاشرتی اقدار پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر معاشرے میں کسی بزرگ شخص کے ساتھ ادب سے پیش نہیں آیا جاتا تو یہ اخلاقیات کے خلاف ہے۔ اگر کوئی بچوں سے شفقت سے پیش نہیں آتا تو ہم قانون کے تحت اسے سزا نہیں دلوا سکتے۔ خواتین کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش نہ آنے والے کو ہم سزا نہیں دلوا سکتے مگر معاشرے میں ایسے شخص کو نہ اچھا سمجھا جاتا ہے نہ اس کی عزت کی جاتی ھے۔ اخلاقی حقوق معاشرے کے دیئے ہوئے حقوق ہیں۔ معاشرہ ایسے حقوق کی حق تلفی میں معاشرتی دباؤ بڑھانے یا معاشرتی مقاطعہ کی صورت میں سزا دے سکتا ہے مگر قانون اسے اخلاقی ضابطوں کی خلاف ورزی کی سزا نہیں دے سکتا۔

1973 کے آئین میں درج کردہ شہریوں کے بنیادی حقوق

پاکستان کا 1973 کا آئین درج ذیل بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ان حقوق کا ذکر آئین کے آرٹیکل 8 سے 28 تک میں موجود ہے۔

۱ کسی بھی شہری کو اس کی زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا، ماسوائے اس کے یہ قانون کی مطابقت میں ہو(آرٹیکل 9)

۲ گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ- گرفتار کئے جانے والے تمام اشخاص کو گرفتاری کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے گا۔انہیں اس بات کا حق ہوگا کہ وہ اپنی پسند کے وکیل سے مشاورت کریں اور اس کے ذریعے اپنا دفاع کریں۔

۳ آرٹیکل 10-A کے تحت صاف ستھرے مقدمے کا حق

۴ غلامی، جبری مشقت کی ممانعت ہے۔اور 14 سال سے کم عمر کسی بچے کو فیکٹری یا دوکان میں ملازم نہیں رکھا جائے گا۔

۵ موثر بہ ماضی کسی سزا سے تحفظ حاصل ہوگا۔

۶ دوہری سزا اور ایسے شواہد کے عمل سے جو کسی عمل میں اپنا دخل ثابت کریں سے تحفظ ہوگا۔

۷ ہر شخص کو نقل وحرکت کی آزادی حاصل ہوگی۔

۸ تمام شہریوں کو تجارت، کاروبار اور پیشہ اختیار کرنے کی آزادی ہوگی۔

۹ تمام شہریوں کو اظہار رائے کی آزادی حاصل ہوگی۔

۱۰ آرٹیکل 19-A کے تحت تمام شہریوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ عوامی اہمیت کے تمام معاملات کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

۱۱ مذہب کے اظہار اور ملک میں مذہبی اداروں کا انتظام کرنے کی آزادی۔

۱۲ کسی خاص مذہب کے لئے ٹیکس کے نفاذ سے تحفظ۔

۱۳ مذہب کے حوالے سے تعلیمی اداروں کو تحفظ۔

۱۴ تمام شہریوں کو پاکستان کے کسی بھی حصے میں جائیداد حاصل کرنے، رکھنے اور فروخت کرنے کا اختیار ہوگا۔

۱۵ جائیداد کے مالکان کے حقوق کا تحفظ۔

۱۶ تمام شہری برابر ہیں اور جنس وغیرہ کی بنیاد پہ کوئی امتیاز وتفریق نہیں ہوگا۔

۱۷ حکومت کی طرف سے 5 سال سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے لازمی اور مفت تعلیم۔

۱۸ عوامی مقامات تک رسائی کے حوالہ سے عدم امتیاز وتفریق

۱۹ ملازمتوں میں امتیاز وتفریق سے تحفظ۔

۲۰ تمام شہریوں کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی مخصوص زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ کریں۔

سنگین نوعیت کے چند معاشرتی مسائل

خواتین کے ساتھ صنفی بنیادوں پہ امتیاز وتفریق

خواتین کے ساتھ بدسلوکی اور تشدد ان کی عزت نفس، شخصیت اور صحت کے لئے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے یہ اپنی تمام تر شکلوں اور اظہاریوں میں خواتین کو جذباتی نفسیاتی اور جسمانی لحاظ سے نقصان پہنچاتا ہے اور انہیں دکھ سے دوچار کرتا ہے صنفی بنیادوں پہ امتیاز وتفریق گھریلو تشدد اور جنسی طور پر ہراساں کئے جانے کا خوف عام خواتین کے لئے ترقی کے عوامل میں شمولیت کے مواقع کم کردیتا ہے۔ مزید برآں خواتین ہی تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ اور بدنامی کے دھبے کی صورت میں منفی امتیازی رویوں کا نشانہ بھی انہیں ہی بننا پڑتا ہے۔ جبکہ جرم کا ارتکاب کرنے والے بغیر کسی خوف کے بھرپور سماجی مقام ومرتبے سے فیض یاب ہوتے رہتے ہیں۔

معاشرتی حل

خواتین کے ساتھ صنفی بنیادوں پہ امتیاز وتفریق کرنے کی وجہ سے خواتین نفسیاتی اور جسمانی تشدد کا شکار ہورہی ہیں۔ معاشرتی سطح پہ کہ والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں میں صنفی بنیادوں پہ امتیاز وتفریق نہ کریں۔ والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو جنسی تشدد کی روک تھام کے بارے میں آگاہ کریں۔ دوران پرورش ہی بچیوں کو مضبوط بنایا جائے اور ان کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم وجبر کے خلاف آواز اٹھاسکیں۔

خواتین پہ گھریلو وجسمانی تشدد کے خلاف تحفظ کا قانون

جرم	ممکنہ سزا
★ 18 سال کی کم عمری میں یا زبردستی کی شادی کرنا۔	★ 3 سے 5 سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ۔ شادی کرنے والے اور کروانے والے بشمول نکاح خواں، نکاح رجسٹرار کے لئے 6 ماہ قید اور 50000 روپے جرمانہ (پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ (ترمیمی ایکٹ 2015)
★ تشدد کرکے زخمی کرنا، ہڈی پسلی توڑنا، سر پھوڑنا، جان سے ماردینے کی دھمکی دینا یا جان سے ماردینا، زبردستی آبروریزی کرنا، غیر فطری فعل کرنا، بالجبر اسقاط حمل کروانا عوامی جگہ پر لڑکی یا عورت پر تشدد کرنا یا بے لباس کرنا۔	★ کم سے کم سزا دو سال سے لے کر عمر قید، جرمانہ یا سزائے موت بھی ہوسکتی ہے۔ (تعزیرات پاکستان 1860)

خواتین کو کام کی جگہ پہ ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کا قانون 2016

The Punjab Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Act, 2012

(کام کی جگہ (ترمیمی) ایکٹ، 2012 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف پنجاب پروٹیکشن)

کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف پنجاب پروٹیکشن، کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے روکنے اور ہراساں کرنے کے معاملات کی رپورٹنگ کی حوصلہ افزائی کے لئے 2012 میں منظور کیا گیا تھا۔ اس ایکٹ کے تحت، تمام صوبائی اور ضلعی سرکاری اداروں اور حکام بشمول تعلیمی اداروں اور طبی سہولیات کو، کام کی جگہ پر ہراساں کرنے کے لئے انکوائری کمیٹیاں تشکیل دینا ضروری ہے۔ اور اپنے دفتر کے احاطے میں ہراسانی سے خواتین کے تحفظ کے لئے ضابطہ اخلاق ظاہر کریں۔

- شکایت کنندہ کے پاس انکوائری کمیٹی، یا محتسب کو شکایت پیش کرنے کا اختیار ہے۔
- انکوائری کمیٹی شکایت موصول ہونے کے 3 دن کے اندر اس پر ہراساں کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اگر ملزم 7 دن کے اندر اس شخص کو آگاہ کرے گی جس پر اپنا دفاع پیش کرنے میں ناکام رہا تو کمیٹی اس معاملے کا فیصلہ ملزم شخص کی موجودگی کے بغیر کرے گی۔
- ایکٹ کے تحت محتسب کو سول عدالت کا اختیار حاصل ہے، اور وہ ملزم کو طلب کر سکتا ہے، حلف پر اس کی جانچ کر سکتا ہے، حلف ناموں پر شواہد حاصل کر سکتا ہے، اور معائنہ یا تفتیش کے مقصد کے لئے دفتر کے احاطے میں داخل ہو سکتا ہے۔
- ایکٹ کے سیکشن 4 میں بتایا گیا ہے کہ انکوائری کمیٹی یا محتسب اس معاملے کا فیصلہ کر سکتا ہے اور ملزم کو ہراساں کرنے پر جرمانہ عائد کر سکتا ہے
- اس قانون کے تحت عورتوں کو ان کی جائے ملازمت پر ہراساں کرنے سے تحفظ کے لیے مختلف دفعات شامل کی گئی ہیں۔

1 ہراساں کئے جانے کا عمل

★ جنسی حوالے سے کسی بھی قسم کا اقدام یا پیش رفت، جنسی قربت کے حصول کا اظہار، جنسی نوعیت کا کوئی تحریری یا زبانی رابطہ یا ایسے تمام جنسی گھٹیا رویے جو کسی عورت کو ہراساں کرنے کا باعث بنیں یا اس کی کارکردگی پر اثر انداز ہوں، ہراساں کیے جانے کا عمل تصور ہونگے۔

★ اس طرح ہر وہ رویہ جو کسی عورت کے لیے کام کرنے کے ماحول کو جارحانہ یا نازیبا بنادے یا ہراساں کرنے کی خواہش کی تکمیل نہ ہونے پر اس عورت کو سزا دینے کی کوشش کرنا یا ایسی خواہش کی تکمیل کو ملازمت کی شرط بنانا بھی ہراساں کئے جانے کے عمل کا حصہ ہوگی۔

2 شکایت درج کروانے کا طریقہ کار

★ ہراساں ہونے والی عورت اپنی شکایت اپنے ادارے میں قائم انکوائری کمیٹی کو بھی کر سکتی ہے اور اگر وہ انکوائری کمیٹی کو شکایت نہ کرنا چاہے تو محتسب کو بھی شکایت کر سکتی ہے۔

انکوائری کمیٹی

تمام اداروں میں ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی جانی ضروری ہے۔انکوائری کمیٹی کے کل ارکان تین ہوں گے۔

- (الف) ایک سینئر ملازمت دہندہ
- (ب) ایک سینئر ملازم
- (ج) ایک تیسرا رکن جو ادارے کے اندر یا باہر سے متفقہ طور پر لیا جا سکتا ہے۔

اراکین میں ایک خاتون کا ہونا لازمی ہے۔شکایت کا تحریری ہونا لازمی ہے یہ زبانی بھی ہو سکتی ہے۔

محتسب

وفاقی وصوبائی حکومتوں کی طرف سے محتسب مقرر کیا جائے گا۔محتسب کی اہلیت ہائی کورٹ کے جج کے برابر ہوگی۔

قانون کے تحت سزائیں

Punishment under Constitution

اس قانون کے تحت مندرجہ ذیل سزائیں ہو سکتی ہیں۔

- (الف) ایک خاص عرصے تک ترقی اور تنخواہ میں سالانہ اضافہ روک دینا۔
- (ب) ایک خاص عرصے کے لیے ملازمت میں ترقی نہ دینا بجائے اس کے کہ اس کو ترقی کے لیے ناموزوں قرار دینا۔
- (ج) شکایت کنندہ کو واجب الادا معاوضہ / جرمانے کا حصول ملزم کی تنخواہ یا کسی دوسرے ذریعے سے ادا کرنا۔
- (د) ملازمت میں تنزلی یا نچلے درجے پر ملازمت کر دینا۔
- (ر) جبری ریٹائرمنٹ۔
- (س) نوکری سے الگ کرنا۔
- (ش) نوکری سے نکال دینا۔
- (ص) جرمانے کے ایک حصے کو شکایت کنندہ کے معاوضے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔مالک ہونے کی صورت میں جرمانے کی ادائیگی شکایت کنندہ کو واجب الوصول ہوگی۔

دفعہ 332 تعزیرات پاکستان میں تبدیلی: (چہرہ بگاڑنے کے خلاف قانون)

چہرہ بگاڑ دینا اب اس دفعہ کے تحت جرم کی تعریف میں کسی کے چہرے کو بگاڑنا یا جھلسا دینا یا اس کی (Disfigures or Defaces) جسمانی ہیت کو تبدیل کرنا بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ یا کسی بھی جسمانی عضو میں ایسی تبدیلی بذریعہ زخم جس سے اس کی ظاہری یا اصلی ہیت میں تبدیلی آجائے یا کام کرنے کی صلاحیت متاثر ہو۔

تعزیرات پاکستان میں نئی دفعہ کا اضافہ: (تیزاب پھینکنے کے خلاف قانون)

دفعہ 336-A کے تحت ہر وہ شخص جو کسی مرد یا عورت کے جسم کو کسی بھی قسم کے تیزاب، زہر، آتش گیر مادہ یا کسی دیگر کیمیائی اشیاء جن کے کھانے، پینے یا انسانی جسم کے ساتھ مس ہونے یا جسم میں داخل ہونے سے جسم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یا کسی جسمانی عضو کے ضائع کرنے یا اس کو نقصان پہنچانے کا سبب بن سکتی ہو یا نقصان پہنچائے تو اسے عمر قید تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ یہ سزا کسی صورت 10 سال سے کم نہ ہوگی اور اسے کم از کم 10 لاکھ روپے جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

دفعہ 497 میں تبدیلی (قیدیوں کی ضمانت کے لئے قانون)

اس دفعہ میں تبدیلی کے تحت اب کوئی بھی عورت جو کہ کسی ایسے مقدمہ کی وجہ جیل میں ہے جس کی سزا، سزائے موت نہیں ہے اور اس کا مقدمہ چھ ماہ میں مکمل ہوتا تو عدالت اس کی ضمانت صرف اسی بنیاد پر لے سکتی ہے کہ وہ چھ ماہ سے جیل میں ہے ا س طرح کوئی بھی عورت جو کسی ایسے مقدمہ میں ملوث ہے جس کی سزا، سزائے موت ہے۔ اور اس کے مقدمہ کی کاروائی ایک سال میں مکمل نہیں ہوتی تو اسے ضمانت پر رہا کر دیا جائیگا جبکہ مردوں کو یہ سہولت ایک سال سے دو سال کی معیاد قید کی بنیاد پر میسر ہوتی ہے۔

وراثتی حقوق کے تحفظ کے لیے اقدامات

- ★ خواتین کا وراثت میں حصہ لازم بنانے کیلئے انتقال وراثت کے فوراً بعد جائیداد کی فوری تقسیم لازمی قرار دے دی گئی ہے (لینڈ ریونیو ایکٹ دفعہ 142-A,135-A)
- ★ جائیداد کی منتقلی کے لیے فوت شدہ مالک اور تمام ورثا کا بشمول خواتین کے شناختی کارڈ اور (ب) فارم ریونیو آفیسر کے سامنے پیش کرنا لازمی ہے تا کہ کوئی حقدار محروم نہ رہے یہ دستاویزات فوت شدہ شخص کے ورثا میں سے کوئی بھی پیش کر سکتا ہے۔
- ★ وارثان کے 30 یوم میں باہم رضامندی سے تقسیمِ جائیداد پر متفق نہ ہونے کی صورت میں ریونیو آفیسر جائیداد کو از خود حسب ضابطہ ورثا میں تقسیم کر دے گا وراثتی جائیداد کے کیس کا فیصلہ ریونیو آفیسر کو 6 ماہ کے اندر کرنا لازم ہے۔
- ★ خواتین کی وراثتی جائیداد کی منتقلی کے لئے 2012 سے اسٹامپ ڈیوٹی 500 روپے کر دی گئی ہے اور رجسٹری انتقال کی مد میں رجسٹریشن فیس ختم کر دی گئی ہے۔

★ شکایت کی سماعت اور ازالہ کیلئے ہر ضلع میں District Enforcement of Inheritance Rights Committee (وراثتی حقوق جائیداد کے عمل درآمد کی ضلعی کمیٹی) قائم کردی گئی ہے۔

★ کوتاہی کی صورت میں محکمہ مال کے افسران کیلئے سزا ہے ۔

دفعہ 498/A کا اضافہ (قانون حق وراثت)

اس دفعہ کے تحت ہر وہ شخص جرم کا مرتکب ہوگا جو کسی جائیداد کے مالک کی وفات کے بعد اس کی جائیداد میں حصہ دار عورت کو اس کے حق سے بذریعہ دھوکہ دہی یا غیر قانونی طریقہ سے محروم کرے گا۔

جرم کی سزا Punishment

اس دفعہ کے تحت مجرم کو 10 سال تک قید کی سزا دی جائے گی۔اور یہ سزا 5 سال سے کم نہ ہوگی اس کے علاوہ مجرم کو 10 لاکھ روپے تک جرمانہ بھی کیا جاسکتا ہے۔اور یہ دونوں سزائیں (قید اور جرمانہ) اکٹھی بھی دی جاسکتی ہیں۔

تعزیرات پاکستان میں دفعہ 498/C کا اضافہ (قرآن کے ساتھ شادی کا قانون)

اس دفعہ کے تحت ہر اس شخص کے لیے سزا مقرر کی گئی ہے جو کسی بھی عورت کو قرآن سے شادی کرنے کے لیے مجبور کرے، شادی کا انتظام کرے یا ایسی شادی کے لیے کسی قسم کی مدد کرے ۔

وہ شخص بھی سزا کا حقدار ہوگا جو کسی عورت سے حلف لے کہ وہ غیر شادی شدہ رہے گی یا اپنی وراثت میں سے اپنے حصہ کا مطالبہ نہ کرے گی۔

جرم کی سزا: Punishment

اس دفعہ کے تحت مجرم (ایسا شخص جو غیر قانونی کام کرے) کو 7 سال تک کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اور یہ سزا 3 سال سے کم نہ ہوگی اور اس کے علاوہ پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ بھی ہوسکتا ہے ۔

تولیدی صحت اور حق

★ تولیدی صحت ایک بنیادی انسانی حق ہے جس کا براہ راست تعلق ازالہء غربت اور طویل مدتی بنیادوں پہ صحت کی بہتری ہے ۔ بدقسمتی سے پاکستان میں خواتین کی بہت بڑی تعداد کو یہ حق مکمل طور پر حاصل نہیں چنانچہ وہ بکثرت بار آوری ماں بننے کے مراحل میں طبی معائنہ نہ ہونا اور مناسب غذائیت والی خوراک سے محروم اور غیر تربیت یافتہ دائیوں کے طریقہ زچگی کے دوران یا فوری بعد، نظام تولید میں مہلک خرابیوں جیسے امراض کا شکار ہو جاتی ہیں ۔ غیر تربیت یافتہ دائیوں کی نگرانی میں زچگی کے دوران اکثر اوقات خواتین اور ان کے نوزائیدہ بچے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

معاشرتی حل

★ لوگوں میں تولیدی صحت اور حق کے حوالے سے آگاہی بڑھانا ضروری ہے۔خواتین کوان کی صحت کے ساتھ ساتھ نوزائیدہ بچے کی زندگی کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔خواتین کو چاہیئے کہ دوران حمل ہر ماہ باقاعدگی سے اپنا طبی معائنہ کروائیں۔اگر تولیدی صحت کے حوالے سے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

اقلیتوں کے حقوق Minorities Rights

★ پاکستان میں رہنے والے ہمارے عیسائی بھائیوں کے وراثت کے معاملات The succession Act of 1925 of Christians کے تحت طے ہوئے ہیں۔

جبکہ دیگر اقلیتیں جن میں ہندو، بدھ، اور سکھ مذہب کے لوگ آتے ہیں کے وراثت کے معاملات The Succession Act, 1865 کے تحت طے ہوتے ہیں۔

پاکستان میں بننے والے ایسے تمام نئے قوانین جن کے تحت کسی بھی عورت کو جائیداد سے محروم کرنے کے عمل کو قابل تعزید جرم قرار دیا گیا ہے۔ وہ تمام قوانین ان تمام اقلیتوں بشمول عیسائی، ہندو، بدھ، سکھ، اور جین مذہب کے لوگوں پر اسی طرح لاگو ہوتے ہیں جیسا کہ مسلمانوں پر لاگو ہوتے ہیں ۔ ان مذاہب کی عورتوں کو ان کے وراثت کے حق سے محروم کرنے کے عمل پر مقدمہ درج ہوگا اور ملزمان کے خلاف قانون پر عمل درآمد ہوگا۔

خواجہ سراؤں سے سلوک

★ خواجہ سراؤں کو بحیثیت انسان احترام و عزت کا ہرگز حقدار تصور نہیں کیا جاتا نہ انہیں تعلیم دی جاتی ہے نہ اچھی تربیت اور نہ ہی انہیں باعزت روزگار کے مواقع ملتے ہیں۔ مجبور ہو کر وہ ایسے پیشے اپنا لیتے ہیں جن کے لیے معاشرے میں باعزت قبولیت موجود نہیں، خواجہ سراؤں سے صنفی بنیادوں پہ مبنی رویے کو بدترین سلوک تصور کیا جا سکتا ہے ۔ جو کہ درحقیقت انسانیت کی توہین ہے۔

معاشرتی حل

★ خواجہ سراؤں کی جسمانی اور جنسی ساخت سے قطع نظران کے لیے عزت و احترام کا ماحول وجود میں لانا انتہائی ضروری ہے۔ اور ان کو کاروبار یا کام کرنے کے موقع فراہم کرنے چاہیئں۔خواجہ سرا برادری کو ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں آگاہی دی جانی ضروری ہے۔ نصاب میں صنفی احترام کا مواد شامل کیا جائے اس حوالے سے قانون نافذ کرنے والے اداروں، اساتذہ، اور صحت کے عملے سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس حوالے سے تربیت دینی چاہیئے۔

قانونی تحفظ

★ ٹرانسجینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ لوگوں کو ان کی صنف کا انتخاب کرنے اور قومی شناخت، پاسپورٹ اور ڈرائیونگ لائسنس

سمیت سرکاری دستاویزات پر اس شناخت کو تسلیم کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ قانون کے تحت اسکولوں، کام کے موقع پر نقل و حمل کے عوامی طریقوں اور طبی دیکھ بھال کے دوران امتیازی سلوک پر پابندی ہے اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ٹرانس جینڈر کو ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ان کے منتخب کردہ صنف کے مطابق وراثت میں ان کے حقوق دہراتا ہے۔ اور یہ حکومت کو علیحدہ، جیلوں یا قید خانوں کے ساتھ ساتھ "حفاظتی مراکز اور محفوظ مقامات" قائم کرنے کا پابند کرتا ہے۔

بچوں کے حقوق

درج ذیل حقوق کی فراہمی بچوں کی متوازن شخصیت اور تہذیب یافتہ انسان کے طور نشوونما پانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

1 تعلیم کا حق
2 تفریح کا حق
3 صحت کا حق
4 اچھے ماحول کا حق

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی

بچوں کے ساتھ جنسی ترغیب پہ مبنی رویے یا جنسی فعل کا ارتکاب ان کی زندگی پہ انتہائی برے اثرات مرتب کرتا ہے۔

ایسے مکروہ اور گھناؤنے عمل کا نشانہ بننے والے بچے اور بچیاں نہ صرف خوف اضطراب، پریشانی اور مایوسی میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ جذباتی صدمے کا شکار ہو کر بعض اوقات اپنے آپ کو نقصان پہنچانے پہ آمادہ ہو جاتے ہیں بچے اور بچیاں ایسے نامناسب مجرمانہ رویے کا شکار ہونے کے بعد ساری عمر اس کے منفی اثرات سے نجات نہیں حاصل کر پاتے اور یوں مستقبل میں ان کی ایک متوازن انسان کی حیثیت سے ترقی کے راستے محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔

معاشرتی حل

بچپن کی مناسب تربیت بہت نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے اور بچوں کے درمیان اعتماد کی فضا پیدا کریں تاکہ بچے اپنے ساتھ پیش آنے والے کسی بھی غلط اور نامناسب رویے کو اپنے والدین کے علم میں لاسکیں۔

بچوں کو اپنے قریبی رشتہ دار، محلّہ دار، دوست احباب اور ہر اس شخص جس سے ان کی ملاقات ہوتی ہے ان سے کیسا رویہ رکھنا چاہیے یا کیسے ان کو ملنا چاہے اس کی بھی تربیت دینی چاہیے۔ والدین کو اپنے بچوں کی روزمرہ کی سرگرمیوں کا بھی علم ہونا چاہیے۔

زینب الرٹ، ردعمل اور بحالی ایکٹ 2019

زینب الرٹ، ردعمل اور بحالی بل 2019 متعلقہ علاقہ میں لاپتہ، زیادتی، یا اغوا کیے گئے بچوں کی بازیابی کے لئے درکار ردعمل کا آغاز کرے گا۔ بچوں پر تشدد کی شدت ایک خطرناک مرحلے پر ہے۔ لاپتہ اور اغوا شدہ بچوں کی موثر نگرانی، ان کا سراغ لگانے یا ان کی بازیابی کے لئے موجودہ قوانین اور طریقہ کار کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے پیش نظر، درج ذیل اقدامات کی ضرورت ہے۔

بچوں کے خلاف جرائم پیشہ سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے الرٹ، ردعمل، بازیابی، تحقیقات، مقدمات اور بحالی کا ایک تیز رفتار نظام مہیا کرنے کے لئے خصوصی قوانین وضع کرنا۔ اور بحالی کا ایک تیز رفتار نظام مہیا کرنا۔ اس شعبے میں بچوں کی حفاظت اور پہلے سے موجود نظام کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی نئی ایجنسیوں اور اداروں کے کاموں میں ہم آہنگی کو یقینی بنانا۔

گھریلو بچہ مزدوری

گھریلو بچہ مزدوری چائلڈ لیبر کی ایسی قسم ہے جس میں بچے (عموماً نوعمر لڑکیاں) لوگوں کے گھروں میں کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور استری کرنا ، چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال، گھر کی صفائی ستھرائی وغیرہ جیسے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان بچوں کے کام کرنے کے کوئی مخصوص اوقات کار مقرر نہیں ہوتے۔ یہ بچے زندگی کے بہت سارے حقوق اور سہولیات سے محروم رہتے ہیں۔ یہ بچے اکثر اپنے والدین اور خاندان کے دیگر افراد سے بھی دور رہتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قومی اور علاقائی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق ان بچوں کو بہت مرتبہ جسمانی، ذہنی اور جنسی تشدد کا بھی سامنا کرنا پڑتا ھے۔ بطور شہری ہماری ذمہ داری ہے کہ قانون کی پاسداری کرتے ہوئے بچوں کو ان کے حقوق کی بہم رسائی میں معاونت کریں اور ان کو کسی قسم کے استحصال اور بدسلوکی کا نشانہ نہ بننے دیں۔

بچوں پر تشدد کے واقعات کی اطلاع چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی ہیلپ لائن 1121 پر دی جاسکتی ہے۔

صوبہ پنجاب میں ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019 پاس کیا گیا تھا جس کے سیکشن (3) کے مطابق 15 سال سے کم عمر بچوں کو گھریلو ملازم رکھنے پر پابندی عائد ہے۔ 12 سال سے کم عمر بچوں کو گھریلو ملازم رکھنے کے مرتکب افراد کو ایک ماہ تک قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ اور اگر 12 سے 15 سال تک کی عمر کا بچہ یا بچی گھریلو ملازم رکھا گیا ہو تو مبلغ دس ہزار روپے سے لے کر پچاس ہزار روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

جبری اور کم عمر کی شادی

کم عمری میں جبری شادی لڑکیوں کو وقت سے پہلے بلوغت کی ذمہ داری کی طرف دھکیلتی ہے۔ اور ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں پہ منفی اثر ڈالتی ہے۔ عام طور پر ان کی تعلیم کا سلسلہ رک جاتا ہے۔ اور اس امر کا مثبت امکان ہوتا ہے کہ انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جائیگا۔ اسی طرح سے جبری شادیاں نہ صرف نوجوان طبقے کو اپنے خاندانوں سے دور دھکیل دیتی ہیں۔ بلکہ زندگی بھر کے لئے ناچاقی کی بنیاد بن جاتی ہیں بعض اوقات یہ نوجوانوں کو اپنے آپ کو نقصان پہنچانے اور خودکشی جیسے انتہائی اقدامات تک لے جاتی ہیں۔

معاشرتی حل

کم عمری میں بچوں کی شادی کے خاتمے کے لیے تمام شعبوں کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔کم عمری کی شادی سے بچیوں کو جو صحت کے مسائل درپیش ہوتے ہیں اس حوالے سے والدین کو آگاہی دی جانی چاہیۓ ۔کہ اس طرح کم عمر میں شادی کے تمام فرائض انجام دینا نہ صرف ایک چھوٹی سی بچی بلکہ اس کی آنے والی نسل کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے ۔ جبری شادی کی وجہ سے بڑھتی ہوئی طلاق کی شرح کے بارے میں والدین کو بتایا جائے ۔لڑکیوں کی تعلیم تک رسائی کو آسان بنایا جائے ۔ اس کے علاوہ لڑکیوں اوران کے اہل خانہ کو معاشی ترقی میں مدد فراہم کی جائے۔

ایف آئی آر (معلومات کی ابتدائی اطلاع)

ایف آئی آر کیا ہے اور اس کی اہمیت

کسی بھی جرم کے وقوع پذیر ہونے کی صورت میں وہ اطلاع جو ابتدائی طور پر پولیس تھانے میں لکھوائی جاتی ہے ایف آئی آر کہلاتی ہے۔کسی بھی کیس کی تفتیش کے سلسلے میں ایف آئی آر ایک اہم دستاویز ہے اور اسی کی بنیاد پر پولیس اپنی تفتیش کا آغاز کرتی ہے۔ ایف آئی آر ایک ایسی اہم دستاویز ہے جو انصاف کے عمل کی بہم رسانی کا باعث بنتی ہے۔تھانہ میں ایف آئی آر درج ہونے کے بعد ہی پولیس اپنی تفتیش کا آغاز کرتی ہے۔

ایف آئی آر کون درج کرواسکتا ہے؟

زیادتی کا شکار ہونے والا شخص یا اس کی طرف سے کوئی بھی شخص (خاندان میں سے،رشتہ دار،محلّہ دار، یا ایسا شخص جو جرم ہوتا دیکھے) متعلقہ تھانے میں ایس ایچ او کے نام درخواست لکھ کر ایف آئی آر درج کروا سکتا ہے۔

اس کے لئے ضروری نہیں کہ جرم کا شکار شخص ہی ایف آئی آر درج کرائے ۔کوئی بھی پولیس افسر جس کے علم میں ایسا جرم آیا ہے وہ ایف آئی آر درج کرواسکتا ہے۔

عام طور پر تھانے میں موجود محرر ایف آئی آر درج کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ایف آئی آر زبانی طور پر یا تھانے میں فون کر کے بھی درج کرائی جاسکتی ہے۔

ایف آئی آر درج کرانے کا طریقہ

ایف آئی آر درج کرانے کا طریقہ قانون فوجداری 1898 کی دفعہ 154 میں درج ہے جو کہ یہ ہے:

جب کسی جرم کے بارے میں پولیس کو اطلاع کی جائے تو پولیس اسے تحریر کرے گی۔

ایف آئی آر پر دستخط کرنے یا انگوٹھا لگانے سے پہلے اس بات کا یقین کر لیں کہ اس میں درج معلومات آپ کے بیان کے مطابق ہیں۔

آپ کا یہ حق ہے کہ ایف آئی آر کا مواد آپ کو پڑھ کر سنایا جائے۔ اگر ایف آئی آر درج کرانے والا شخص پڑھا لکھا نہ ہو تو اپنی تسلی کے لئے پڑھے لکھے شخص کو ساتھ لے جا سکتا ہے۔ ایف آئی آر کی نقل آپ کا حق ہے اور یہ آپ کو بغیر کسی معاوضہ کے دی جائے گی۔

ایف آئی آر کے لئے اہم معلومات:

- آپ کا نام اور مکمل پتہ
- واقعہ کی تاریخ، وقت اور مقام
- واقعہ کے متعلق اصل حقائق

واقعہ میں ملوث افراد کا نام اور عینی گواہوں کے نام اور پتے موجود ہونے چاہئیں۔

تشدد کا شکار خواتین و حضرات کے لئے ہیلپ لائن کی سہولت

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین
ہیلپ لائن نمبر
1043

پنجاب پولیس
ہیلپ لائن نمبر
15

قومی کمیشن برائے حقوق خواتین ہیلپ لائن نمبر 92-51-9224875

بیداری کی خدمات

بیداری سنٹر امداد اور مشورے کا ایسا مرکز ہے، جہاں خواتین، بچوں، اقلیتوں، خواجہ سرا اور معذور افراد کو بنیادی حقوق تک رسائی بذریعہ قانونی کارروائی ممکن بنائی جاتی ہے اور انصاف فراہم کرنے والے اداروں تک آپ کی رسائی کو موثر اور حقوق کے حصول کو آسان بنایا جاتا ہے۔ بیداری مرکز یہ خدمات /قانونی امداد، مفت اور رعایتی فیس دونوں طرح سے فراہم کرتا ہے بچوں اور صنفی بنیاد پر ہونے والا جسمانی اور جنسی تشدد

گھرWتنازعات اور دV گھرWمسائل

معذور افراد کے مسائل اور حقوق- رسائی

قانونی رہنمائی کے لئے ہماری ہیلپ لائن پر کسی بھی وقت کال کریں

0345-0976811

+92-52-3514245-48

نوٹ:۔

یہ معلوماتی مواد "Amplify Change" کی مالی معاونت سے شائع کیا گیا ہے لیکن یہ مواد کسی طرح سے بھی "Amplify Change " کے باقاعدہ نقطہ نظر کا عکاس نہیں شائع شدہ یہ تمام تر مواد کلی طور پر بیداری سیالکوٹ کا نقطہ نظر تصور کیا جائے۔

BAIDARIE

AMPLIFY CHANGE

صنفی بنیادوں پہ مساوات، با اختیاری
اور انصاف کی فراہمی کا پروگرام

بیداری آفس ایڈریس: مکان نمبر 13/7-B ماڈل ٹاؤن اگوکی سیالکوٹ فون نمبر: 052-3514245-48

www.baidarie.org.pk https://www.facebook.com/Baidarie/

arshidmirza2010@gmail.com hina.baidarie@gmail.com info@baidarie.org.pk